سوال

(1058) مستعمل سونا بیچ کر اسی قیمت میں نیا بنوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے دکاندار مستعمل سونا خریدتے ہیں، اور پھر وہ سونے کے بیوپاری سے اس کے بدلے نیا بنا ہوا زیور خریدتے ہیں جو اس کے ہم وزن ہوتا ہے، اور وہ لوگ اس نئے کی بنوائی علیحدہ سے لیتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین، والصلاة والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

الذہب بالذہب والفضة بالفضة والبر بالبر والتمر بالتمر والشعیر بالشعیر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء یدا بید، (مسلم عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

''سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، جو جو کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے مثل بالمثل، برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ نقد ہونا چاہیئے۔'' (صحیح مسلم،کتاب المساقاۃ، باب الصرف و بیع الذھب بالورق نقدا، حدیث: 1587 وسنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ان الحنطة بالحنطة مثلا بمثل۔۔۔۔۔، حدیث: 1240۔ یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ بہر حال فتویٰ میں مذکور الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ نیز دیکھئے: سابقہ حوالہ۔ (عاصم))

اور یہ بھی ثابت ہے کہ:

(من زاد او استزاد فقد اربیٰ) (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف و بیع الذھب بالورق نقدا، حدیث: 1587 وسنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ان الحنطة بالحنطة مثلا بمثل۔۔۔۔۔، حدیث: 1240)

''جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا، اس نے سود کا معاملہ کیا۔''

احادیث میں یہ بھی ثابت ہے کہ آپ کے پاس عمدہ کھجور لائی گئی تو آپ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا کہ: "ہم اس کے ایک صاع کے بدلے دو صاع کھجور دیتے

ہیں یا تین صاع۔ "تب آپ نے حکم دیا کہ یہ سودا واپس کیا جائے اور فرمایا: "یہ عین سود ہے۔ "اور پھر ارشاد فرمایا کہ "گھٹیا کھجور دراہم (روپوں) میں فروخت کریں، پھر ان سے نئی کھجور خریدیں۔" (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب اذا اراد بیع بتمر خیر منہ، حدیث: 2201 و صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب بیع الطعام مثلا بمثل، حدیث: 1593 و سنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع التمر بالتمر متفاضلا، حدیث: 4553۔)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سونے کو سونے سے تبدیل کرنا اور پھر اس پر بنوائی کی اضافی اجرت لینا، یہ حرام اور ناجائز ہے اور اس ممنوعہ سود میں داخل ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

اس میں درست طریقہ یہ ہے کہ مستعمل اور مکسور علیحدہ سے بیچا جائے، پہلے سے کوئی پروگرام طے نہ کیا گیا ہو۔ جب اس کا مالک اپنی رقم وصول کر لے تب یہ نئی چیز خرید کرے اور اس سے بھی افضل یہ ہے کہ وہ اپنی مطلوبہ چیز کسی اور دکان سے تلاش کرے۔ اگر کہیں اور نہ ملے تب پہلے دکاندار کے پاس آ کر مطلوبہ چیز خرید لے۔ اب اگر دکاندار مزید بھی لیتا ہے تو جائز ہے۔ الغرض سونے کا تبادلہ سونے کے ساتھ، فرق کی قیمت ادا کر کے نہیں ہونا چاہئے کہ یہ بنوائی کی اجرت ہے۔ یہ سونے کے تاجر کی بات ہے۔ اور اگر وہ زیورات تیار کرنے والا سنار ہو تو اسے چاہئے کہ کہے کہ یہ لو میرا سونا، اس سے مجھے میرا مطلوبہ زیور بنا دو، میں تمہیں اس کی محبت اور بنوائی دوں گا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 739

محدث فتویٰ